خلافِ امن و قانون امور کو حکومت کا طاقت سے روکنا

گاندھی جی نے نہ صرف یہ عقیدہ رکھنے کے باوجود کہ تلوار کے بغیر تلواروں سے مسلح آدمیوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے بلکہ اس عقیدہ کی اسلام کی اس تعلیم سے برتری کا ادعا کرتے ہوئے جو مادی طاقت کے مقابلہ میں طاقت سے کام لینے کے متعلق ہے۔ جہاں کانگرسی حکومتوں کے لئے یہ جائز قرار دے دیا ہے کہ وہ قیام امن کی خاطر پولیس کو استعمال کر سکتی ہیں۔ وہاں تشدد کی تعریف بھی بہت وسیع کر دی ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ اب انہوں نے تشدد کی جو تعریف کی ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو گاندھی جی کی تحریک عدم تشدد کے وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی بار بیان فرما کر اس قسم کی باتوں کے انسداد کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں:

مثلاً گاندھی جی نے لکھا ہے:۔

"مزدوروں کو ان کے راستہ میں کھڑے ہو کر کام پر جانے سے روکنا خالص تشدد ہے۔ اور اسے فوراً ترک کیا جانا چاہیئے"

یہ بعینہ وہی صورت ہے۔ جو بدیشی کپڑے۔ یا شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ میں اختیار کی جاتی تھی:

پھر کسی کی چیز پر زبردستی قبضہ کو ناقابل معافی قرار دے کر تشدد کی ذیل میں داخل کیا ہے۔ حتیٰ کہ نعرے لگا کر۔ اور دیگر طریقوں سے گڑبڑ پیدا کر کے جلسوں کو منتشر کرنے کو بھی تشدد قرار دیا ہے۔ اور کسی کو بُرا بھلا کہنے کو بھی تشدد ٹھہرایا ہے۔ بے شک یہ تشدد ہی کی شقیں ہیں۔ اور حکومت کا اس قسم کی باتوں کو روکنا قیام امن کے لئے ضروری ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس کے لئے اسے طاقت استعمال کرنی پڑے گی۔ جسے گاندھی جی جائز قرار دے رہے ہیں:

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر کسی کو راستہ سے ہٹانے کے لئے طاقت کا استعمال کرنا جائز ہے۔ کسی چھوٹی موٹی چیز پر مخالفانہ قبضہ کر لینے والوں کے خلاف طاقت کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ اور اشتعال انگیز نعرے لگا کر گڑبڑ پیدا کرنے والوں کے خلاف طاقت استعمال کرنے کا حق حاصل ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں انسانوں کا ہلاک ہونا بھی داخل ہے۔ تو پھر گاندھی جی کو اسلام کے خلاف یہ کہنے کا کیا حق ہے۔ کہ "ایک آدمی جو اللہ کا نام لیتا ہے۔ اور کلمہ پڑھتا ہے۔ ممکن ہے۔ اللہ کا معتقد نہ ہو۔ خدا کا صرف وہی بندہ ہے۔ جو ہر آتما میں خدا کو دیکھتا ہے۔ ایسا آدمی کسی دوسرے انسان کو ہلاک کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہوگا"

اس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ اسلام اگر ضرورت کے وقت طاقت استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں کوئی ہلاک ہو جاتا ہے۔ تو وہ خدا کی طرف سے سچا مذہب نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگوں کو خدا کا بندہ نہیں بناتا۔ کیونکہ خدا کا بندہ صرف وہی ہو سکتا ہے۔ جو کسی دوسرے انسان کو ہلاک کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہو:

گاندھی جی نے اگر اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ مخالفین اسلام نے مسلمانوں پر ایک لمبے عرصہ تک کیسے کیسے دردناک مظالم کئے۔ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس قدر تکالیف پہونچائیں اور اسلام کو مٹانے کے لئے کیا کیا کوششیں کیں۔ ایک لمبے عرصہ تک ان مظالم کا سلسلہ جاری رہنے۔ اور نہ صرف اس کے بند ہونے کی کوئی صورت نظر آنے پر بلکہ اس میں روز بروز اضافہ ہوتے جانے کے بعد اسلام نے مقابلہ کی اجازت دی اور مسلمانوں نے اس اجازت پر عمل کر کے ظلم و ستم کا سدباب کیا۔ اور ظالموں کو کیفر کردار کو پہونچایا۔ تو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اور کس موُنہہ سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اسلام نے یہ درست تعلیم نہیں دی۔ اور جنہوں نے اس پر عمل کیا۔ وہ خدا کے بندے نہیں تھے:

چونکہ اسلام عالمگیر مذہب ہے اور قیامت تک کے لئے ہے۔ اس لئے اس نے جو تعلیم دی ہے۔ ہر قسم کے حالات اور ضروریات کو مدنظر رکھ کر دی ہے اور ایسی مکمل تعلیم دی ہے۔ کہ وہ کسی اعتراض کی زد میں نہیں آسکتی۔ اور اس کے خلاف جو بات پیش کی جائے۔ وہ غلط۔ اور نادرست ثابت ہو جاتی ہے یہ اس کی تازہ مثال ہے۔ کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ گاندھی جی نے بڑے زور کے ساتھ کہا تھا کہ جو شخص خدا کو پہچانتا ہے۔ اسے تو ایک چھڑی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اب اس کی تردید کرتے ہوئے یہ فرما رہے ہیں۔ کہ اگر تشدد کے روکنے اور قانون کو قائم رکھنے کے لئے حکومت طاقت سے کام لے اور اس طرح تشدد کرنے والوں کا علاج بھی ہو جائے۔ تو کوئی حرج نہیں:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت سید احمد صاحب بریلوی حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مثیل تھے

یاد رہے۔ کہ اسلام کا بارھواں خلیفہ جو تیرھویں صدی کے سر پر ہونا چاہئے وہ یحییٰ نبی کے مقابل پر ہے۔ جس کا ایک پلید قوم کے لئے سر کاٹا گیا (سمجھنے والا سمجھ لے) اس لئے ضروری ہے۔ کہ بارھواں خلیفہ قریشی ہو۔ جیسا کہ حضرت یحییٰ اسرائیلی ہیں۔ لیکن اسلام کا تیرھواں خلیفہ جو چودھویں صدی کے سر پر ہونا چاہئے جس کا نام مسیح موعود ہے۔ اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ قریش میں سے نہ ہو۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ اسرائیلی نہیں ہیں۔ سید احمد صاحب بریلوی سلسلہ خلافت محمدیہ کے بارھویں خلیفہ ہیں۔ جو حضرت یحییٰ کے مثیل ہیں۔ اور سید ہیں (تحفہ گولڑویہ طبع اول صفحہ ۶۳ اسی طرح دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۱۸)

المسیح

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت اہم خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں یہ امر واضح فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام شہید کئے گئے تھے۔ حضور نے اس سلسلہ میں ان دلائل کی تردید فرماتے ہوئے جو انکے عدم قتل کے متعلق پیش کئے جاتے ہیں۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصوص بھی اس امر پر شاہد ہیں۔ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی وفات قتل سے ہوئی تھی۔

کئی دن کے امساک کے بعد آج ۲ بجے بعد دوپہر خوب بارش ہوئی۔ جو کافی دیر تک جاری رہی۔

عبد الرحمٰن صاحب بٹالوی پر مقدمہ

گورداسپور ۲۶ اگست۔ گورنمنٹ کی طرف سے حاجی عبد الرحمٰن بٹالوی پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف جو مقدمہ چل رہا ہے۔ آج اس کی تاریخ سماعت تھی۔ مگر چونکہ اے۔ ڈی۔ ایم صاحب جن کی عدالت میں یہ مقدمہ چل رہا ہے۔ تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور ان کی جگہ ابھی کوئی نہیں آیا۔ اس لئے کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔

(رپورٹر الفضل)

لاہور کا لڑکا افتخار احمد بعمر ایک سال فوت ہو گیا۔ اور منشی محمد حنیف صاحب قادیان کی لڑکی فوت ہو گئی۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

دعائے مغفرت

محمد احمد صاحب قمر سنوری کے ماموں میاں قطب الدین صاحب پسر منشی ہاشم علی صاحب ۱۹ اگست کو وفات پا گئے۔ ۱۴ اپریل شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور کے والد شیخ محمد حسین صاحب وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۳ اگست ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

No.	Name		No.	Name	
712	Ibrahim Jela	سیرالیون	722	S. M. Kamara	سیرالیون
713	Suri Kamara	"	723	M. K. Jilla	"
714	Mohd Turay	"	724	Mohd Bangura	"
715	Sheikh Turay	"	725	Almami Kamara	"
716	Ibrahim Turay	"	726	Ahmadu Turay	"
717	Santigi Mohd Kamara	"	727	Fodi Khaleel	"
718	Abdur Rahman	"	728	Almami Abdur-Rahman.	"
719	J. H. Bangura	"	729	Almami Bangura	"
720	J. S. Kamara	"	730	السید صبحی شاکر الدمشقی الحزم	فلسطین
721	S. Kanu	"	731	السید محمد شاکر یونس الشربدی	"

اخبار احمدیہ

تقرر عہدیداران

جماعت احمدیہ بھاگو وال ضلع سیالکوٹ کے عہدیداران صیغہ مال حسب ذیل مقرر کئے گئے ہیں۔

سکرٹری مال چودھری سردار خانصاحب۔ محاسب چودھری سردار خان صاحب۔ امین چودھری نواب دین صاحب۔ محصل چودھری نواب دین صاحب۔ ناظر بیت المال

درخواستہائے دعا

محمد اشرف صاحب چک ۹ شمالی پنیار اپنے ملازم ہونے کے لئے منشی غلام محمد صاحب پانپور کشمیر اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے جو عرصہ سے بیمار ہے۔ منشی فیروز الدین صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ ملکوال جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ عمر دراز رکھنے والی اولاد کے حصول کے لئے۔ مستری جان محمد صاحب دار الفضل اپنی لڑکی اور اہلیہ کی صحت کے لئے۔ نور احمد صاحب سنوری اپنے چچا زاد بھائی میاں عبد الرحیم صاحب کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

ولادت

مرزا مہتاب بیگ صاحب قادیان کے ہاں چوتھا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عبد الوحید نام تجویز فرمایا ہے۔ چودھری عبد الرحمان صاحب کنسٹیبل پولیس رہتک کے ہاں ۱۲ اگست لڑکا تولد ہوا۔ زین العابدین صاحب مڈھ رانجھا کے ہاں ۱۷ اگست لڑکا۔ مستری جان محمد صاحب کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ ۱۷ جولائی شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ ۱۲ اگست میاں شبیر حسن صاحب سنوری کے ہاں پانچواں لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

دعائے نعم البدل

۱۹ اگست مولوی محمد سعید صاحب ساکن ڈلہ متصل قادیان کا لڑکا محمد اسلم فوت ہو گیا۔ ہدایت اللہ خانصاحب جمعدار نرسلوی ضلع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر القرآن

مولوی صاحب موصوف سے چند استفسارات

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کو اپنے قرآن کریم کے اردو اور انگریزی ترجمہ پر جس قدر ناز و فخر ہے۔ اور جتنا بڑا اسے وہ اپنا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ اس کا اظہار وہ خود بنفس نفیس اپنے خطبات اور دیگر تحریرات میں کرتے رہتے ہیں۔ لیکن غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس تفسیر القرآن میں علاوہ ان چند نکات کے جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درس سے ماخوذ ہیں رکھا گیا ہے۔ اگر تو یہ تفسیر اس زمانہ کے مصلح اور مامور کی لائی ہوئی تعلیم۔ اور قرآن کریم کے ان حقائق و معارف کو جو اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے صحیح معنوں میں دُنیا کے سامنے پیش کرنے کا ذریعہ ہے۔ تو ان کا ناز ایک لحاظ سے بجا کہا جا سکتا ہے۔ لیکن جیسا کہ بارہا ثابت کیا جا چکا ہے۔ معاملہ بالکل برعکس ہے کیونکہ یہ تفسیر بجائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو پھیلانے اور آپ کی صداقت دُنیا کے سامنے واضح کرنے کے حضور کے پیش کردہ حقائق و معارف اور دلائل صداقت احمدیت سے کوسوں دُور لے جا رہی ہے پھر نہ معلوم کیوں اہل پیغام اپنی آنکھوں پر مداہنت کی پٹی باندھے ہوئے مولوی صاحب کے اپنی اس تفسیر کے بارے میں تعریفی ٹُلیوں کی حمایت کرتے ہیں اس دعوے کے ثبوت میں کہ یہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور آپ کی بے شمار تحریرات کے صریح خلاف ہے۔ کئی دفعہ "الفضل" میں شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ لیکن اب میں مولوی محمد علی صاحب یا ان کے رفقاء سے اس تفسیر کے ایک حوالے کے متعلق ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔

عالمگیر عذاب سے قبل نبی کے آنے کا اقرار

مولوی محمد علی صاحب اِحضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر ہونے کے زمانے میں اسی رسالے میں قرآن کریم کی بعض آیات سے استدلال کرتے ہوئے طاعونی عذاب اور دیگر ان زلازل کو جو حضور کی زندگی میں آئے پیش کرتے ہوئے اور حضرت اقدس کی صداقت ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا او معذبوھا عذابا شدیدا قبل یوم القیامۃ۔ یعنی کوئی بستی نہیں۔ مگر ہم ان کو قیامت کے دن سے پہلے یا تو بالکل ہلاک ہی کر دیں گے۔ یا سخت عذاب اس پر وارد کریں گے۔ یہ بات کتاب میں لکھی جا چکی ہے۔ اور اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس آیت کا مطلب دوسری ان آیات کے ملانے سے واضح ہو جاتا ہے۔ وما کنا مھلکی القریٰ حتیٰ نبعث فی امھا رسولا الخ۔ یعنی ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے۔ جب تک ہم ان میں سے ایک بستی میں جس کو دوسری بستیوں کی ماں کہا جا سکتا ہے۔ ایک رسول مبعوث نہ کریں۔ اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے۔ مگر اس صورت میں کہ ان کے رہنے والے ظالم ہوں۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کوئی عام عذاب الٰہی نازل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ پہلے رسول مبعوث نہ ہو۔ جو لوگوں کو ڈرائے۔ اور آسمانی نشان دکھائے۔ اور جب دُنیا ان آسمانی نشانوں کا انکار کرتی ہے تب خدا تعالیٰ کا عذاب اُترتا ہے اور ظالموں کو ہلاک کرتا ہے۔ پس صاف ثابت ہوا۔ کہ وہ عذاب جو آخری دنوں میں دابۃ الارض کے ذریعہ ظاہر ہو گا جس سے دُنیا ہلاک ہو گی۔ وہ عذاب نہیں آئے گا۔ جب تک عذاب کے ظہور سے پہلے ایک خدا کا رسول پیدا نہ ہو۔ جو لوگوں کو خدا کی طرف بُلائے۔ قرآن کریم کی اور آیات بھی اس نتیجہ کی تائید کرتی ہیں۔ مثلاً سورۃ بنی اسرائیل میں آیا ہے۔ "وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی ہم عذاب نازل نہیں کرتے۔ جب تک کہ ایک رسول کو نہ بھیج لیں۔ پس وہ ڈرانے والا اور رسول کون ہو گا۔ اس کا معلوم کرنا بھی دشوار نہیں ہے۔ آنحضرت صلعم نے کھلے کھلے الفاظ میں خبر دی ہے۔ کہ آخری ایام میں امت محمدیہ میں سے ایک رسول مبعوث ہو گا۔ جو مسیح موعود کہلائے گا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ وہ رسول جس کا مبعوث ہونا زمین کے کیڑے کے ظاہر ہونے سے پہلے ضروری ہے۔ وہ رسول وہی ہے۔ جو مسیح موعودؑ کے نام سے دُنیا میں آئے گا"

(ریویو ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء جلد ۶)

ظاہر ہے۔ کہ اس تحریر میں مولوی صاحب نے اس بات کو واضح فرمایا ہے۔ کہ آیت ان من قریۃ الخ اور وما کنا معذبین الخ وغیرہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ دُنیا میں بستیوں کو ہلاک کرنے والا عالمگیر عذاب نہیں آتا۔ جب تک پہلے ایک رسول اس وقت مبعوث نہ ہو جائے اور پھر یہ بھی کہ آج بھی ان عالمگیر عذابوں سے پہلے ایک رسول مبعوث ہو چکا۔ جو مسیح موعود ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرتے ہوئے انہوں نے ایک طرف موجودالوقت عذابوں کو حضور کی صداقت کی دلیل ٹھہرایا۔ اور دوسری طرف اس سے اجرائے نبوت کا استدلال کیا۔ یعنی جس زمانے میں عالمگیر عذاب اللہ تعالیٰ بھیجے۔ جیسا کہ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت بھیج رہا ہے۔ تو اس کا مطلب مذکورہ آیات کے مفہوم کے لحاظ سے یہ ہے۔ کہ کوئی رسول بھی اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی ہدایت کے لئے بھیج دیا ہے۔

عالمگیر عذاب آنے سے قبل بعثتِ نبی سے انکار

مگر یہی مولوی صاحب چند سال بعد لاہور جا کر اس تحریر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے شمار تحریروں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی مذکورۃ الصدر آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

"سیاق و سباق کے لحاظ سے ان الفاظ کے معنے اور نہیں ہو سکتے لیکن اگر یہاں مُراد عذاب دُنیوی لیا جائے۔ تو بھی مفہوم (آیت ما کنا معذبین کا) یہی ہو گا۔ کہ دُنیا کی قوموں پر جو ہم بعض وقت ان کے سخت ظلموں کی وجہ سے عذاب دُنیوی بھیجتے ہیں۔ تو وہ بھی انہیں اعمال کی جزا سزا کے قانون سے واقف کرانے کے بعد بھیجتے ہیں۔ اور یہ خبر بذریعہ انبیاء علیہم السلام جو کل قوموں میں مبعوث ہو چکے ہیں ہم نے ان کو پہونچا دی ہے۔ لیکن جو لوگ ان الفاظ سے یہ مُراد لیتے ہیں۔ کہ دُنیا میں کوئی عذاب نہیں آتا۔ جب تک پہلے ایک رسول اس وقت مبعوث نہ کیا جائے۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ رسول کریم صلعم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے کل قوانین دُنیا کو بتا دیئے۔ جو عذاب آئے گا۔ ان قوانین کو توڑنے کی وجہ سے آئیگا۔ پس نئے رسول کی ضرورت نہیں پھر اگر رسول کی ضرورت ہے۔ تو عین اس مقام پر جہاں عذاب آئے۔ مثلاً جنگ کا عذاب یورپ میں یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں آئے۔ اور اس کی دلیل یہ لی جائے کہ ضرور ہے۔ کہ اس وقت کوئی رسول مبعوث ہو گیا ہو

تو پھر ایسے رسول کا ہندوستان میں آنا خدائے حکیم کا فعل نہیں ہو سکتا جس میں حکمت کچھ بھی نہیں۔ پس ایسی باتیں کرنا گویا لوگوں کو یہ بتاتا ہے کہ مذہب علم نہیں بلکہ کھیل ہے" (بیان القرآن صفحہ ۱۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

قبل اس کے کہ میں اس تحریر پر کچھ تبصرہ کروں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں جس میں حضور آیت وما کنا معذبین الخ کے ضمن میں موجودہ دنیوی عذابوں کو اپنی صداقت کی دلیل ٹھہراتے ہیں تا دوستوں کو معلوم ہو کہ مولوی محمد علی صاحب کے موجودہ نظریہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی جو کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم و عدل ہو کر آئے نعوذ باللہ غلطی کرتے رہے۔ اور آخر عمر تک نعوذ باللہ مذہب کو کھیل ہی سمجھتے رہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیج دیں پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت رسول آتے ہیں جیسا کہ زمانہ گذشتہ کے واقعات سے ثابت ہے تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱ تتمہ)

پھر حضور اسی اعتراض کا جواب دیتے ہوئے جو مولوی صاحب نے اس آیت کے اصل مفہوم پر کیا ہے کہ عذاب یورپ میں آئے اور نبی ہندوستان میں یہ پُر حکمت بات نہیں۔ فرماتے ہیں۔

"ماسوا اس کے ہر ایک کو معلوم ہے کہ حضرت نوح کے طوفان نے ان لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ جن لوگوں کو حضرت نوح کے نام کی بھی خبر نہ تھی۔ پس اصل بات یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ خدا تعالیٰ دنیا میں عذاب نازل نہیں کرتا۔ جب تک پہلے اس سے کوئی رسول نہ مبعوث کرے یہی سنت اللہ ہے اور ظاہر ہے کہ یورپ اور امریکہ میں کوئی رسول پیدا نہیں ہوا پس ان پر جو عذاب ہوا صرف میرے دعوے کے بعد ہوا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۳ تتمہ)

ان ہر دو تحریرات سے ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے کس بے باکی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل کی نہ صرف تردید کی ہے بلکہ حضرت اقدس کو ایک لحاظ سے اپنے مقابل پر غلطی خوردہ اور مذہب کو (نعوذ باللہ) کھیل سمجھنے والا قرار دیا ہے

مولوی محمد علی صاحب نے کب غلطی کھائی

اب میں مولوی صاحب کی تحریر دل یعنی ریویو ۱۹۰۷ء کی اور بیان القرآن والی کی طرف رجوع کرتا ہوا مولوی صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ یہ تو بدیہی امر ہے کہ یہ ہر دو تحریرات متضاد ہیں اور ان ہر دو زمانوں میں سے ایک زمانے میں "مولانا" ضرور "غلطی خوردہ" تھے؟ لیکن میں صرف اتنا عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ "مولانا" ذرا تکلیف فرما کر تعیین فرما دیں کہ آپ کس زمانے میں "غلطی خوردہ" تھے؟ اگر حضرت اقدس کے زمانے میں اس آیت کا مفہوم سمجھنے میں "غلطی خوردہ" تھے۔ تو پھر ماننا پڑے گا کہ حضرت اقدس بھی جنہوں نے یہ تحریر اس وقت ریویو میں ضرور پڑھی ہوگی۔ اور اس آیت کے مذکورہ معنوں پر ضرور اطلاع پائی ہوگی۔ لیکن حضور نے تردید نہ فرمائی بلکہ اس سے قبل ہی حقیقۃ الوحی میں جس سے "مولانا" نے یہ مفہوم۔ ریویو میں نقل کیا۔ حضور نے تفصیلی طور پر ذکر فرمایا ہے۔ (نعوذ باللہ) غلطی پر رہے اور دنیا کو اس بارے (لااسمح اللہ) غلط تعلیم دے گئے۔ لہذا یہ عذر تو ہرگز قابل شنوائی نہیں۔ کہ "مولانا" اس وقت غلطی پر تھے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے "مولانا" بھی یہ عذر پیش کرنے کی جرأت نہ فرمائیں گے کیونکہ اس سے خدا کے ایک مامور کو بھی نعوذ باللہ غلطی پر ٹھہرانا پڑتا ہے

باقی رہا یہ کہ لاہور میں بیٹھ کر تفسیر لکھتے وقت آتش حسد نے "مولانا" کی سمجھ کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اور بیک جنبش قلم مولوی صاحب نے خدا کے مامور اور اپنی گذشتہ تحریروں کو فراموش کرتے ہوئے یوں گوہر افشانی فرمائی کہ

"جو لوگ اس آیت سے یہ مراد لیتے ہیں۔ کہ دنیا میں عذاب نہیں آتا جب تک کوئی رسول نہ مبعوث ہو وہ غلطی کرتے اور مذہب کو کھیل سمجھتے ہیں۔" سو یہی "مولانا" کی "غلطی خوردگی" کا زمانہ کہلا سکتا ہے اور نہ معلوم اس زمانے کی رسی کب تک دراز رہے۔ اللھم اھدلا

سوال کا دوسرا حصہ

دوسرا حصہ میرے سوال کا یہ ہے کہ مولوی صاحب نے ان ہر دو زمانوں میں سے کس زمانے میں مذہب کو کھیل سمجھتے ہوئے یہ کھیل کھیلا۔ اگر ۱۹۰۷ء میں مذہب کو کھیل سمجھتے ہوئے آیت کے یہ معنے فرمائے۔ جن کا بیان القرآن میں نہ صرف انکار ہے۔ بلکہ ایسے معنے کرنا مذہب کو کھیل سمجھنے کے مرادف لکھا ہے۔ تو پھر نتیجۃً ماننا پڑے گا۔ کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جو مذہب کو حقیقی مذہب کی صورت میں پیش کرنے کے لئے مبعوث ہوئے مذہب کو کھیل سمجھا۔ پس کیا مولانا اقرار کریں گے کہ وہ پہلے نہیں بلکہ یہ تحریر لکھتے ہوئے۔ کہ "جو شخص اس کے معنے یہ کرتا ہے کہ دنیا میں کوئی عذاب نہیں آتا جب تک پہلے رسول مبعوث نہ ہوتے" مذہب سے کھیل رہے تھے۔ اور اب تک اسی کھیل میں مشغول ہیں۔

ایک تیسرا امر

تیسری بات جو اس بارے میں مولوی صاحب سے قابل دریافت ہے۔ وہ "بیان القرآن" والی تحریر کے اس حصہ سے تعلق رکھتی ہے۔ جس میں فرماتے ہیں "پھر اگر رسول کی ضرورت ہے تو عین اس مقام پر ہے۔ جہاں عذاب آتے۔ مثلاً جنگ کا عذاب یورپ میں آتے یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں آتے۔ اور اس سے دلیل یہ لی جاتے۔ کہ ضرور ہے کہ اس وقت کوئی رسول مبعوث ہو گیا ہو۔ تو پھر ایسے رسول کا ہندوستان میں آنا خدائے حکیم کا فعل نہیں ہو سکتا۔ جس میں حکمت کچھ بھی نہیں" نہ معلوم مولوی صاحب کو یہ خیال آیا یا نہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو مکہ میں مبعوث ہوئے پھر ان کے اپنے پیش کردہ نظریے کے مطابق ہندوستان یا امریکہ یا اٹلی کے عذاب حضور کی صداقت کی دلیل کیسے ٹھہرے۔ پھر مولوی صاحب! اگر آپ ۱۹۰۷ء میں اس امر کو خود پیش کر کے ہندوستان کے نبی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرتے ہوئے اسے خدائے حکیم کا فعل قرار دے چکے ہیں۔ تو آج اس پر اعتراض کیسا۔ اگر ۱۹۰۷ء میں آپ کے نزدیک یہ خدائے حکیم کا فعل ٹھہر سکتا ہے تو آج بھی یہ خدائے حکیم کا ہی فعل ہے اگر اس وقت امریکہ یا کسی اور ملک کا زلزلہ یا طاعون اس بات کی دلیل ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی نبی ہندوستان یا کسی جگہ مبعوث ہو چکا ہے۔ تو آج بھی اس حقیقت کا انکار نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کوئی اعتراض اس پر وارد ہو سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ مذہب سے کھیلنے والا اعتراض کرے

ڈاکٹر عبدالحکیم سے مماثلت

مولوی صاحب بے ادبی معاف۔ کیا آپ کا یہ اعتراض کرنا ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد سے آپ کی مماثلت ثابت نہیں کرتا۔ ذرا غور تو فرمایئے۔ کیا آپ نے اس اعتراض کو نہیں دہرایا۔ جو عبدالحکیم مرتد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں کیا کرتا تھا۔

اور جس کا جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۰ میں سوال نمبر ۵ کے عنوان سے دیا ہے اعتراض کرتے وقت ذرا اس جواب کو ہی غور سے مطالعہ فرما لیتے

نادان کون ہے

مولوی صاحب۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبدالحکیم کے اعتراض کے جواب والی تحریر بھی آپ کی تسلی نہ کرے تو میں آپ کے سامنے حضور کی ایک اور تحریر خود آپ کے اپنے ہاتھوں سے شائع ہو چکی ہے۔ پیش کرتا ہوں۔ جس میں اسی اعتراض کا جواب دیتے ہوئے۔ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ نبی تو ہندوستان میں اور عذاب امریکہ یا اٹلی میں۔ اس کی صداقت کی دلیل ہو۔

فرماتے ہیں۔

"بعض نادان کہتے ہیں۔ کہ اگر یہ زلزلے امریکہ وغیرہ کے اس شخص کی یعنی اس عاجز کی تائید اور تصدیق کے لئے آئے ہیں۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان ملکوں کے لوگ تو اس کے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اوّل تو یہ جھوٹ ہے کہ وہ لوگ میرے نام سے بے خبر ہیں امریکہ کے مشہور نامی اخباروں میں کئی دفعہ میرا اور میرے دعوے کا ذکر آ چکا ہے۔ بلکہ انہیں اخبار والوں نے لکھا تھا۔ کہ پنجاب کا فلاں شخص جو پیغمبری کا دعوے کرتا ہے۔ مباہلہ کے لئے بلاتا ہے۔ اور ڈوئی اس سے بھاگتا ہے۔ اس صورت میں وہ بے خبر کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ماسوا اس کے جب کہ تمام دنیا کے زلزلوں کی نسبت ان زلازل سے پہلے جواب ظہور میں آئے میری پیشگوئیاں شائع ہو چکی ہیں۔ اور قبل واقع ہونے ان پیشگوئیوں کے انگریزی میں وہ رسالے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ تو اس صورت میں امریکہ کے لوگ بے خبر ان پیشگوئیوں سے کیونکر ہو سکتے ہیں علاوہ اس کے ان ممالک میں محض قہری طور پر زلزلے آئے ہیں۔ اور چونکہ ان زلازل کی نسبت پیشگوئیاں پہلے بھی ہو چکی ہیں۔ اس لئے وہ لوگ اس نشان سے انکار نہیں کر سکتے۔ ہاں جو موتیں ان میں واقع ہوتی ہیں۔ وہ ان کے گناہوں اور فسق و فجور کی وجہ سے ہیں۔ اور یہ زلزلے میری طرف سے ان کو رہنمائی کرتے ہیں۔ کیونکہ میں نے ہی قبل از وقت ان کو آفات کی خبر دی ہے۔ غرض ہلاک ہونے والے اپنے سابق گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور جنہیں پیشگوئی کی خبر ملے گی ان کے لئے وہ نشان ہوگا اگر وہ اس نشان کو ٹال دیں گے۔ تو پھر کوئی اور عذاب آئے گا۔"

(منقول از کلام حضرت اقدس (ایک تازہ پیشگوئی) ریویو مئی ۱۹۰۶ء)

غیر مبائعین سے درخواست

میں غیر مبائعین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ مولوی صاحب سے استفسار کریں۔ کہ کیا مولانا ۱۹۰۷ء میں "غلطی خوردہ" اور مذہب کو کھیل سمجھنے والے تھے۔ یا آج ہیں۔ اور کیا اس وقت نادان تھے۔ یا آج! یہ تو کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا اور نہ ہی مولوی صاحب انکار کر سکتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب اس آیت کی تفسیر سمجھتے ہیں یا اب "غلطی خوردہ" "نادان" اور مذہب کو کھیل سمجھنے والے ہیں۔ یا اس وقت تھے۔ زمانے کے حکم و عدل نے اپنے قلم سے نادان کا خطاب دیا ہے۔

ایک اور سوال

ایک اور سوال جو مولوی صاحب سے کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ مولوی صاحب ریویو جلد ۶ ص ۱۹۰۷ء میں سورہ جمعہ کی آیت "واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم" کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"فارسی الاصل رجل کی پیشگوئی کی جڑھ قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ سورہ جمعہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے هو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم ایاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ خدا تو وہ ہے۔ کہ جس نے امی لوگوں میں یہ رسول مبعوث کیا۔ کہ انہیں اس کی آیات سنائے اور انہیں پاک کرے اور کتاب و حکمت کی ان کو تعلیم دے گو وہ پہلے عیاں طور پر غلطی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی۔ وہ قوم بھی انہیں لوگوں کے ہم رنگ ہو گی۔ اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا۔ جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا اور انہیں پاک کرے گا۔ زمخشری نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ جب حضور علیہ السلام پر یہ آئت کریم نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ یہ آخرین منھم سے کونسی قوم مراد ہے۔ اس پر حضور نے سلمان فارسی کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ یعنی اگر ایمان اٹھایا جا کر ثریا میں معلق ہوگا۔ تو ان فارسی لوگوں میں سے ایک شخص اٹھایا جائیگا کہ وہ وہاں سے بھی ایمان واپس لے آویگا۔ آئت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے۔ انہیں آخرین کہا گیا ہے۔"

لیکن مولوی محمد علی صاحب بعد میں اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام ص ۱۰۳ میں لکھتے ہیں۔

"پھر یہ آیت پیش کی جاتی ہے۔ هو الذی بعث فی الامیین الخ اور کہا جاتا ہے۔ کہ یہاں رسولوں کی بعثت کا ذکر ہے۔ ایک امیوں میں اور ایک اٰخرین منھم میں۔ تو کم از کم اس سے یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ نبوت جاری ہے کیونکہ اگر نبوت جاری ہوتی تو ایک ہی رسول کا ایسے رنگ میں کیوں ذکر ہوتا۔ درحقیقت اس آئت کے معنے صاف ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان امیون کے ہی معلم اور مزکی نہیں بلکہ ان پچھلے لوگوں کے بھی معلم اور مزکی ہیں۔ جو ابھی ان سے نہیں ملے اور اس طرح درحقیقت یہاں کسی دوسرے رسول کے آنے کی تردید کی ہے۔ نہ کہ تائید۔ کیونکہ رسول معلم اور مزکی ہوتا ہے۔ اور تزکیہ اور تعلیم کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دونوں کے لئے ہیں۔"

ان ہر دو تحریرات میں جس قدر تناقض ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ایک تحریر میں ایک آئت سے اجرائے نبوت ثابت کرتے ہوئے اس بات کو دلائل سے پیش کرتے ہیں۔ کہ یہاں ایک دوسرے رسول یعنی مسیح موعود کی بعثت کی پیشگوئی ہے۔ اور اس کی تائید میں حدیث کو بھی پیش کرتے ہیں لیکن دوسری تحریر میں اپنی اس پہلی تحریر کا بھی خیال نہیں کرتے اور لکھتے ہیں۔ کہ یہ آئت ختم نبوت پر دلالت کرتی ہے۔ نہ کہ اجرائے نبوت پر۔ اور کہ یہاں کسی دوسرے رسول کی بعثت کا ذکر نہیں ہے۔ میں مولوی صاحب سے سوال کرتا ہوں۔ کہ وہ کس تحریر کو ان ہر دو تحریرات میں سے صحیح اور درست سمجھتے ہیں۔ اور کیوں؟ اگر پہلی تحریر جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں لکھی گئی۔ بوجہ صحیح نہ ہونے کے مولوی صاحب کے نزدیک منسوخ ہے۔ تو بتائیں اگر وہ تحریر صحیح نہ ہوتی تو کیا خدا کے مامور نے جو غلط کو صحیح کرنے کے لئے مبعوث ہوا تھا۔ اس تحریر کو پڑھ کر کیوں صحیح نہ کیا؟

(احقر) محمد صدیق مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید حیفا فلسطین۔

رپورٹ مجلس مشاورت ۳۸ء

رپورٹ مجلس مشاورت ۳۸ء شائع ہو گئی ہے۔ اور ۲۲، ۲۳ اگست ۳۸ء کو ان جماعتوں اور نمائندگان کو جن کی طرف سے قیمت پیشگی وصول ہو چکی ہے۔ بھیجی جا چکی ہے۔ اگر کسی دوست کو نہ پہنچی ہو۔ تو اطلاع دیں۔ نیز اگر کوئی اور دوست خریدنا چاہیں۔ تو ایک روپیہ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ۲۷ء تا ۳۷ء کی رپورٹیں بھی اگر کسی

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا

شریعت اسلامیہ انسان کی راہنمائی کیلئے ایک مکمل ہدایت نامہ ہے۔ اور ہر وہ شخص جو اس کے اصول کو سمجھنا اور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ سمجھ سکتا اور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ وہ ایک سورج ہے۔ جو گم گشتگانِ راہ کو راستہ دکھانے اور ضلالت و گمراہی میں مبتلا اشخاص کو صراط مستقیم پر چلانے کے لئے ظاہر ہوا۔ وہ ایک نور ہے جو ظلمت و تاریکی کے پردوں کو چاک کرنے کے لئے اور خدا کے چہرہ کو دکھانے کیلئے دنیا میں بھیجا گیا۔ اس میں ایسا کوئی امر نہیں۔ جو تکلیف ما لا یطاق میں داخل ہو۔ بلکہ حسب منطوق یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اسلام کے تمام احکام میں سہولت اور نرمی رکھی گئی ہے۔ تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے۔ کہ میں ایسا نہ کر سکتا تھا۔

نماز اور روزہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے دو اہم رکن ہیں۔ مگر ان کے متعلق ہر ممکن سہولت رکھی ہے حکم ہے کہ نماز سے پیشتر وضو کیا جائے لیکن اگر کوئی وضو نہیں کر سکتا۔ بیمار ہے یا اور کوئی ایسا عذر ہے۔ کہ اگر وضو کیا جائے۔ تو اندیشہ ہے کہ تکلیف بڑھ جائے۔ یا پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پھر حکم ہے۔ کہ نماز کھڑا ہو کر پڑھے۔ لیکن اگر کوئی معذور ہے۔ اور کھڑا نہیں ہو سکتا۔ تو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا۔ تو لیٹ کر اور اشارہ سے پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر بیمار یا مسافر ہے۔ تو دوسرے دنوں میں روزہ رکھ سکتا ہے۔ اور اگر بالکل نہیں رکھ سکتا۔ اور طاقت رکھتا ہے تو فدیہ طعام مسکین دیدے۔ یہ تلافی کر دے گا۔

غرضیکہ اسلام کے احکام عین فطرت کے مطابق ہیں۔ اور ایسے نہیں جو انسان کی طاقت سے باہر ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم احکام شریعت میں ہر ممکن آسانی کو کام میں لا کر صحابہ سے سلوک فرماتے تھے

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہ ایک دن ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا۔ اور کہا یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا ہوا۔ کہا کہ میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے مباشرت کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے۔ کہا نہیں۔ فرمایا۔ کیا دو مہینے کے پے در پے روزے رکھ سکتا ہے۔ کہا نہیں۔ فرمایا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ کہا نہیں۔ اسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا بیٹھو تھوڑی دیر بعد آپ کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ سائل کہاں ہے۔ اس نے کہا میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا۔ یہ ٹوکرا لو اور صدقہ و خیرات کر دو۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا مجھ سے بڑھ کر اور بھی کوئی محتاج ہے؟ بخدا مدینہ میں کوئی گھر ہمارے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی یہ بات سنکر بہت ہنسے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی جا کر کھلا دو۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۶۸)

سبحان اللہ کیا ہی پیارا مذہب مذہب اسلام ہے۔ کہ اپنے محتاج بندوں کے لئے کیا کیا سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔ باوجود اس کے اگر کوئی اسلامی احکام پر نہیں چلتا۔ تو اس سے بڑھکر بدقسمت کون ہو سکتا ہے۔

صدق اللہ تعالیٰ۔ ولا یکلف اللہ نفسًا الا وسعھا۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل

ایک تعلیم یافتہ ہندو اور احمدیت

میں مذہبًا ہندو ہوں۔ اور کالیستھ۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے بی۔ ایس سی پاس کرنے کے بعد مجھے مذہبی دلچسپی پیدا ہوئی۔ اور میں نے عیسائیت ویدک دھرم اور اسلام کے متعلق مطالعہ شروع کیا۔ لیکن میری تشفی نہ ہوئی۔ حسن اتفاق سے دسمبر ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ پر میں قادیان گیا۔ اور سید ارتضیٰ علی صاحب کے توسط سے جناب خلیفۃ المسیح اور دیگر بزرگان سلسلہ احمدیہ سے ملاقاتیں کیں۔ میرے دل پر ان ملاقاتوں۔ گفتگو اور عام اس کیفیت کا جو جلسہ سالانہ میں نمایاں ہوتی ہے۔ اس قدر گہرا اثر ہوا۔ کہ میں نے پختہ ارادہ کیا کہ میں احمدیہ لٹریچر کا بھی مطالعہ کروں۔ چنانچہ سید ارتضیٰ علی صاحب سے میں وقتًا فوقتًا مدد لیتا رہا۔ اور انہوں نے کمال محبت سے مختلف کتب مجھے عنایت کیں۔ لیکن ان سب میں سے "اسلامی اصول کی فلاسفی" مجھے ازبس پسند آئی۔ اور جب انگریزی ایڈیشن پڑھ کر اور بقیہ کتابیں سید صاحب موصوف کی خدمت میں واپس کر دیں۔ تو "اسلامی اصول کی فلاسفی" کو واپس نہ کیا۔

آج کل میں "کشتی نوح" سید ارتضیٰ علی صاحب سے روزانہ باقاعدہ وقت کی پابندی کے ساتھ قریبًا ایک گھنٹہ پڑھتا ہوں۔ اور جیسا کہ آپ کے مخالف کہتے ہیں۔ کہ مرزائیوں کی کتابیں نہ پڑھو۔ کہ ان سے جادو ہو جاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت احمدؑ کا کلام واقعی بولتا ہوا جادو ہے جو زبان اور کان سے چل کر دل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔

میں نہ احمدی ہوں اور نہ مسلمان بلکہ سناتن دھرم ہندو ہوں۔ لیکن مجھپر احمدیت کا گہرا نقش ہے۔ میں آپ سے اور تمام ان احمدی دوستوں سے جن تک میری درخواست پہونچے۔ عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا میری صحیح راہ نمائی فرمائے۔

آپ کا دیش گو کرن ناتھ سری واستوا۔ بی۔ ایس سی لکھنؤ

سرگودھا میں مولوی عطاء اللہ صاحب کی نہایت اشتعال انگیز تقریر

جماعت احمدیہ کی طرف سے اس کا مدلل جواب

۲۰ اگست کو مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری کا کمپنی باغ سرگودھا میں لیکچر ہوا لیکچر کا موضوع سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا رکھا گیا تھا۔ مگر بخاری صاحب نے پبلک کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال دلایا۔ اور کلہاڑی کو ہاتھ میں حرکت دیتے ہوئے کہا میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کا ایک ہی علاج جانتا ہوں۔ کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ ہمارے مولویوں نے سخت غلطی کی کہ مسائل کے پیچھے پڑ گئے۔ اور مرزا صاحب کو قتل نہ کیا۔ اور وہ ان کے ہاتھ سے بچ گئے۔ غرض کئی بار کہا کہ میں مسائل وغیرہ نہیں جانتا۔ بلکہ میری طرف سے یہی واحد علاج ہے۔ کہ مدعی نبوت کو فی الفور قتل کیا جائے۔ اور جو نبوت کی تشہیر کرے اس کی بھی گردن اڑا دو۔

اس طرح پبلک کے جذبات کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کرنے میں

اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کی حتیٰ کہ احمدیوں کے قتل کی ترغیب دی

مولوی عطاء اللہ صاحب کی تقریر کے جواب میں ہماری طرف سے مسجد احمدیہ میں چھ بجے شام جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کے انعقاد سے پہلے شہر میں منادی کی گئی۔ حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے بخاری صاحب کی تقریر کا جواب دیا۔ قرآن کریم۔ احادیث نبویؐ اور بزرگان سلف کے اقوال سے یہ بات واضح طور پر ثابت کر دی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے مستفید ہو کر اور حضور کی کامل پیروی سے انسان نبوت کے مقام کو حاصل کر سکتا ہے۔ حافظ صاحب نے بخاری صاحب کی سب سے بڑی دلیل کہ "مدعی نبوت کو قتل کر دیا جائے" کو ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ثابت کیا۔ کہ مخالفین باوجود قتل کے فتووں منصوبوں اور سر توڑ کوششوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔

نامہ نگار

تحریک جدید سال چہارم کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنیوالے احباب

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید سال چہارم کا وعدہ جن احباب نے سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ دعا کے لئے ان کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرنے کے بعد ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ کہ وہ احباب جنہوں نے اپنے وعدوں کو پورا نہیں کیا خواہ وہ جماعتوں کے افراد ہیں۔ یا براہ راست وعدہ کرنے والے۔ وہ یہ نوٹ فرما لیں کہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ وہ احباب جن کا یہ خیال ہو کہ سال کے آخر میں ادا کر دینگے۔ ان کو معلوم ہو کہ اب سال کا آخر آ گیا ہے۔ ابھی سے ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے کہ وقت کے اندر وعدہ پورا ہو جائے۔ تا تحریک جدید کے ذریعہ جو امتحان ہو رہا ہے اس میں وہ کامیاب ہو سکیں۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔

"جو چاہتا ہے کہ اس امتحان میں کامیاب ہو وہ اپنے بیوی بچوں کو اپنا ہم خیال بنائے۔ اور اپنے خرچوں میں تنگی اختیار کرے تا کہ یہ بوجھ اٹھ سکے۔ جو لوگ ایسا نہیں کرینگے۔ وہ اپنی ناکامی پر اپنے ہاتھوں سے مہر لگائیں گے۔ اور العیاذ باللہ" پھر فرماتے ہیں:۔

جو شخص نیکی کو شروع کر کے آخر تک پہنچاتا ہے۔ یا جو درمیان سے شامل ہو کر آخر تک ساتھ جاتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ ناکام وہی ہوتا ہے۔ جو راستہ میں چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ ایسے شخص سے اللہ تعالےٰ یہی کہتا ہے کہ تم نے ہمیں چھوڑ دیا۔ اس لئے ہم تمہیں چھوڑتے ہیں"

پس ہر سکرٹری تحریک جدید کو خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے۔

منشی امین الدین صاحب کراچی ۱۲ /۔ زائد
صوفی عبد الحکیم صاحب " ۵۰ /۔
ملک واحد بخش صاحب " ۵ /۔
ملک خدا بخش صاحب " ۵ /۔
ملک عبد الرحمٰن صاحب " ۵ /۔
ملک خلیل احمد صاحب " ۵ /۔
منشی سربلند خانصاحب نو ۸ /۔ تین زائد
شیخ اللہ جوایا صاحب " ۱۲۰ /۔
منشی امام الدین صاحب گوٹربالہ ۵ /۔
ملک محمد حسین صاحب ہیکہ ۷ /۔
محمد عیسیٰ صاحب نواب شاہ ۵ /۔
حکیم محمد قاسم صاحب شاہجہانپور ۱۰ /۔
مختار احمد صاحب " ۱۰ /۔
چوہدری غلام محمد صاحب جسوکے ۵ /۔
چوہدری حسن محمد صاحب " ۵ /۔
چوہدری محمد خانصاحب مکیانہ بھلیسر ۵ /۔

زبیدہ اہلیہ محمد نواز صاحب سیالکوٹ ۱۰ /۔
فاطمہ بنت ماسٹر عبد العزیز صاحب مرحوم " ۱۰ /۔
امتہ الحی صاحبہ سیالکوٹ ۵ /۔
حیدر بی بی اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب ۸ /۔
نور فاطمہ اہلیہ حیات محمد صاحب " ۱۲ /۔
استانی حمیدہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ ۱۰ /۔
بلقیس بیگم صاحبہ سیالکوٹ ۱۰ /۔
نعیمہ بیگم صاحبہ " ۵ /۔
سیدہ شوکت سلطانہ صاحبہ " ۵ /۔
سیدہ مسرت صاحبہ سیالکوٹ ۵ /۔
زکیہ بیگم صاحبہ " ۵ /۔
راجہ محمد ایوب خانصاحب یاڑی پورہ ۹ /۔
راجہ ولی محمد خاں صاحب " ۱۲/۸ /۔

راجہ غلام محمد صاحب یاڑی پورہ ۸ /۔
راجہ عبد الکریم صاحب کولگام " ۱۱ /۔
راجہ محمد عبد اللہ خانصاحب یاڑی پورہ ۵ /۔
راجہ عبد الرحمٰن صاحب " ۵ /۔
استانی ہاجرہ بیگم صاحبہ " ۶ /۔
راجہ فضل الرحمٰن صاحب " ۵ /۔
ماسٹر محمد صادق علی صاحب سیالکوٹ ۵ /۔
مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شاہنواز خانصاحب سیالکوٹ ۹۰ /۔
امتہ الحی صاحبہ بنت " " ۶ /۔
چوہدری محمد نواز خانصاحب پسر " ۱۲ /۔
ڈاکٹر معراج الدین صاحب امرتسر ۱۱۰ /۔
مولوی محمد حسین صاحب " ۵ /۔
ڈاکٹر محمد الدین صاحب معہ اہلیہ و بچگان } امرتسر ۴۵ /۔

(۲) [illegible]

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۵ اگست - یونینسٹ پارٹی کے زیر اہتمام جو زمیندارہ کانفرنس ستمبر کے پہلے ہفتہ میں لائل پور میں منعقد ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق وسیع انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ کارروائی کی فلمیں لی جائیں گی۔ لاہور سے پانچ چھ سپیشل گاڑیاں چلیں گی۔ جن کے انجنوں پر یونینسٹ پارٹی کے جھنڈے لہرائیں گے۔ زمینداروں کا نام سنہرے بل رکھ کر شہر لائل پور کو بھی سنہرا اور زریں بنایا جائے گا۔ سنہری دروازے بنائے جائیں گے۔ ہندو سکھ اور مسلمان زمینداروں کے لئے علیحدہ علیحدہ لنگروں کا انتظام کیا گیا ہے۔

اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ ایک بیوہ ہندو عورت زمین پر لوٹتی پوٹتی پونا سے بنارس اس لئے جا رہی ہے کہ اس کے مردہ خاوند نے اسے خواب میں اس طرح پہنچنے پر ملنے کا وعدہ کیا ہے جب وہ جھانسی پہنچی۔ تو لوگوں نے آناً فاناً دو سو روپیہ جمع کر دیا۔ وہ موقع پا کر ڈاکخانہ میں یہ روپیہ اپنے بیٹے کے نام منی آرڈر کرا رہی تھی۔ کہ ایک پولیس افسر کو پتہ چلا۔ کہ وہ مرد ہے۔

شملہ ۲۵ اگست - ڈاکٹر کھارے کی تازہ تقریروں اور بیانات کے پیش نظر کانگرس ہائی کمانڈ ایک مرتبہ پھر انضباطی کارروائی کرنے کے لئے غور کرنے والا ہے۔

لکھنؤ ۲۵ اگست - حکومت یوپی کو مئی اور جون ۱۹۳۶ء میں ۲ لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ کا خسارہ امتناع شراب کی سکیم کو جاری کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

کلکتہ ۲۵ اگست - تین آخری قیدی رہا کرنے کے بعد ہجلی سپیشل جیل بند کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۵ اگست - معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب کانگرس کی ورکنگ کونسل کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ زمیندارہ بلوں کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کی جائے۔

شملہ ۲۵ اگست - آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر ستیہ مورتی نے ایک تقریر کے دوران میں اعلان کیا۔ کہ مدراس کانگرس گورنمنٹ نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ منسوخ کر دیا جائے۔ اور اس کے ماتحت آئندہ کسی کے خلاف کارروائی نہ کی جائے۔

لنڈن ۲۵ اگست - لنڈن میں مقیم چینی سفیر نے برطانیہ کے فارن سیکرٹری کو بتایا ہے۔ کہ جاپانی حملہ آور گیانگ کے محاذ پر زہریلی گیس استعمال کر رہے ہیں۔

لکھنؤ ۲۵ اگست - یہ افواہ زور سے پھیل رہی ہے۔ کہ اودھ چیف کورٹ کو توڑ دیا جائے گا۔ اور اسے الہ آباد ہائی کورٹ کے ساتھ ملحق کر دیا جائیگا۔

کراچی ۲۴ اگست - کوبے (جاپان) کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حال کے سیلاب میں ہندوستانی تاجروں کا ۲ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

کلکتہ ۲۴ اگست - ایک مسلمان ممبر کی تحریک پر بنگال اسمبلی نے متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی ہے۔ کہ گورنمنٹ بنگال سے سفارش کی جائے۔ وہ برما سے آنے والے تباہ حال ہندوستانیوں کو پناہ دینے کا فوری انتظام کرے۔ نیز ان کو گھروں تک پہنچانے کا بھی۔

پٹنہ ۲۴ اگست - موضع کوتانڈ (بہار سب ڈویژن) میں فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں ۴۲ مسلمان گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اور ۰۰ کے قریب پولیس کی

لکھنؤ ۲۵ اگست - اس وقت تک کانگرس کی فوج میں تقریباً پچاس ہزار والنٹیر بھرتی ہو چکے ہیں۔ سہارنپور علی گڑھ۔ سیتاپور۔ اٹاوہ۔ گڑھوال فرخ آباد۔ گورکھپور۔ کانپور۔ اور بلند شہر میں کیمپ کھول دیئے گئے ہیں ڈول گھوڑے کی سواری جسمانی ورزش ابتدائی آئینی قانون۔ دیہاتی صحت و صفائی وغیرہ اس میں شامل ہیں:

لاہور ۲۵ اگست - شیخ محمد صادق صاحب ممبر پنجاب اسمبلی کے خلاف جو عذرداری پنجاب الیکشن ٹریبونل کے روبرو پیش ہے۔ اس میں عدالت نے امور تنقیح مرتب کرنے کے لئے تاریخ مقرر کر دی ہے۔

کراچی ۲۵ اگست - معلوم ہوا ہے سر غلام حسین ہدایت اللہ سابق وزیر اعظم سندھ پالٹیکس سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

رنگون ۲۵ اگست - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اکثر حالات میں فسادات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ صرف ایک ضلع میں ابھی کشیدگی کے آثار باقی ہیں۔

ٹریونڈرم ۲۵ اگست - مہاراجہ ٹراونکور نے ایک فرمان کے ذریعہ تمام ریاست میں کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ نافذ کر دیا ہے۔ اس حکم کے رو سے ٹراونکور یوتھ لیگ۔ اور سٹیٹ کانگرس کو خلاف قانون انجمن قرار دے دیا گیا ہے سٹیٹ کانگرس نے سول نافرمانی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

بمبئی ۲۵ اگست - کانگرس میڈیکل مشن یکم ستمبر کو بمبئی سے چین کے لئے روانہ ہوگا۔

بنگال لیجسلیٹو اسمبلی نے دو گھنٹہ کی بحث کے بعد ۲۵ اگست کو فیصلہ کیا۔ کہ آئندہ مختلف قوموں کو حسب ذیل تناسب سے ملازمتیں دی جائیں۔ مسلمان ۶۰ فیصدی ہریجن ۲۰ فیصدی ہندو اور عیسائی ۲۰ فیصدی۔

لکھنؤ ۲۵ اگست - گورنر اور وزیر اعظم نے پبلک کے نام ایک مشترکہ اپیل کی ہے۔ کہ سیلاب کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ دیا جائے۔

کلکتہ ۲۴ اگست - مسٹر فضل الحق گیارھواں وزیر اور پارلیمنٹری سیکرٹری مقرر کرنے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ آج وزارتی پارٹی کی میٹنگ میں اس مسئلہ پر بحث ہوتی۔

کلکتہ ۲۵ اگست - علی پور میں زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا۔ معلوم ہوا کہ یہ زلزلہ یہاں سے ۲۴۳۰ میل کے فاصلہ سے شروع ہوا۔

لاہور ۲۵ اگست - یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ پٹیالہ گورنمنٹ نے اس دربار کے لئے جو دسہرہ میں ہوتا ہے۔ ۱۶ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ مگر اس کے متعلق پبلسٹی آفیسر ریاست پٹیالہ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ دسہرہ میں جو دربار ہوگا۔ اس کے لئے حکومت نے کوئی خاص رقم منظور نہیں کی۔ اس دن یہ دربار اسی طرح ہوگا جس طرح ہر سال ہوا کرتا ہے۔

کلکتہ ۲۵ اگست - کچھ عرصہ ہوا حکومت بنگال نے مسٹر این داس کو مشیر کی حیثیت سے مقرر کیا تھا: تاکہ تعلیم یافتہ بیکاروں کو معروف کار کرنے کے لئے حکومت بنگال کو مشورہ دے سکیں مسٹر این داس نے ایک اعلان کے ذریعہ ظاہر کیا ہے۔ کہ بہت تھوڑے بیکار تعلیم یافتہ نوجوانوں کو سرکاری ملازمتیں مل سکتی ہیں۔ اس لئے بیکار نوجوانوں کو معروف کار کرنے کے لئے اور ذرائع پیدا کرنے چاہئیں۔ اور اس بارے میں صنعت و زراعت اور تجارت کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیئے۔

بارسلونا ۲۴ اگست - باغی افواج بسرعت فتوحات حاصل کر رہی ہیں۔ سرکاری افواج کئی مقامات پر شکست اٹھا چکی ہیں باغیوں نے تین روز میں ۲۵۰ میل علاقہ فتح کر لیا ہے۔ ان کی فتوحات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عنقریب تمام ہسپانیہ پر قبضہ کر لیں گے۔

رنگون ۲۴ اگست - برما اسمبلی میں آج حزب مخالف کے ایک رکن نے ایک پارلیمنٹری سکرٹری کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ جس سے ہال میں ہیجان پیدا ہو گیا اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ لیکن بعد میں حملہ آور نے معافی مانگ لی۔ اور معاملہ رفع دفع ہو گیا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ آیڈیٹر۔ غلام نبی